44980-کیا شرمگاہ سے رطوبت خارج ہونے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے ؟

سوال

کیا عورت سے سفید رطوبت خارج ہونے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ سوال کرنے والی کے سوال سے عورت کی شرمگاہ سے خارج ہونے والی رطوبت مراد ہے ، اور اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے ، اسے ہم ذیل کی سطور میں دو مسئلوں میں بیان کرینگے :

پہلا مسئلہ :

کیا یہ رطوبت طاہر ہے یا نجس ؟

پہلا قول :

یہ پاک اور طاہر ہے ، امام شافعی اور امام احمد کا مسلک یہی ہے .

دوسرا قول :

یہ نجس اور ناپاک ہے .

پہلا قول راجح ہے ، کیونکہ اس رطوبت کے نجس ہونے کی کوئی دلیل نہیں ، " المغنی میں ہے :

" اس لیے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی جو کہ جماع سے ہوتی تھی کھرچ دیا کرتی تھیں .... اور یہ شرمگاہ کی رطوبت سے ملتی ہے ، اور اس لیے بھی کہ اگر ہم عورت کی شرمگاہ کی نجاست کا حکم لگائیں تو پھر اس کی منی کے نجس ہونے کا حکم لگانا ہوگا " اھ

دوسرا مسئلہ :

کیا یہ رطوبت نواقض وضوء (وضوء توڑنے والی اشیاء) میں سے ہے یا نہیں ؟

علماء کرام کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں :

پہلا قول :

یہ وضوء توڑدیتی ہے، جمہور علماء کرام کا مسلک یہی ہے، انہوں نے اس سے استدلال کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی عورت کو ہر نماز کے لیے وضوء کرنے کا حکم دیا تھا، اور یہ رطوبت یا سائل مادہ بھی استحاضہ سے ملحق ہے.

صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالی عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: مجھے استحاضہ آتا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز ترک کردوں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں یہ تو رگ کا خون ہے، ناکہ حیض کا خون اس لیے جب تجھے حیض آئے تو نماز ترک کردو اور جب حیض ختم ہوجائے تو اپنے سے خون دھوؤ اور پھر نماز ادا کرلو"

راوی کہتے ہیں: یعنی ہشام اور میرے والد یعنی عروۃ بن زبیر نے کہا: پھر ہر نماز کے لیے وضوء کرو حتی کہ وہ وقت آجائے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (228).

فتح الباری میں وضوء کے حکم کا زیادہ ہونے کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اور بعض نے یہ دعوی کیا ہے کہ یہ الفاظ معلق ہیں، یہ بات صحیح نہیں، بلکہ یہ محمد عن ابی معاویہ عن ہشام کی مذکورہ سند میں موجود ہیں، اسے امام ترمذی نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے.

اور دوسرے یہ دعوی کرتے ہیں کہ قول: "پھر ہر نماز کے لیے وضوء کرو" عروہ بن زبیر کی کلام ہے اور یہ موقوف ہے، لیکن یہ کلام محل نظر ہے اس لیے کہ اگر یہ کلام عروہ بن زبیر کی ہوتی تو وہ یہ کہتے: پھر وہ وضوء کرے، یعنی خبر کا صیغہ استعمال کرتے، لیکن جب یہاں امر کا صیغہ استعمال ہوا تو یہ الفاظ بھی اسی میں شامل ہوئے جو مرفوع الفاظ ہیں جو کہ "اپنا خون دھوؤ" اھ

دیکھیں: فتح الباری (332/1) (409/1) اور ارواء الغلیل (146/1-224) بھی دیکھیں.

دوسرا قول:

یہ نواقض وضوء میں شامل نہیں اور اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا، یہ قول ابن حزم رحمہ اللہ کا ہے.

اور اس مسئلہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے پچھلے دو مذہب کی طرح دو قول ہیں، "الاختیارات" میں لکھا ہے کہ یہ ناقض وضوء نہیں، اور مجموع الفتاوی میں جمہور کے قول کو اختیار کیا ہے.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (221/21) اور الاختیارات (27).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے پچھلے دو مسئلوں کے حکم کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا ہے:

بحث و تحیث اور تلاش کے بعد مجھے تو یہی ظاہر ہوا ہے کہ عورت سے نکلنے والا سائل مادہ اگر مثانہ سے نہیں نکلا بلکہ وہ رحم سے نکلا ہو تو وہ طاہر اور پاک ہے، اگرچہ وہ طاہر تو ہے لیکن اس سے وضوء ٹوٹ جائیگا، کیونکہ ناقض وضوء ہونے کے لیے نجس ہونا شرط نہیں، دیکھیں دبر سے خارج ہونے والی ہوا جس کا کوئی جسم نہیں، لیکن اس کے باوجود وہ وضوء توڑ دیتی ہے.

اس بنا پر جب عورت کا سائل مادہ اور رطوبت خارج ہو اور وہ وضوء کی حالت میں ہو تو اس کا وضوء ٹوٹ جاتا ہے، اسے وضوء دوبارہ کرنا ہوگا، لیکن اگر وہ رطوبت مسلسل خارج ہوتی رہتی ہے تو پھر وضوء نہیں ٹوٹتا، لیکن اسے ہر نماز کے لیے وقت شروع ہونے کے بعد وضوء کرنا ہوگا، اور جس فرضی نماز کے وقت میں اس نے وضوء کیا ہے اس وقت میں اسی وضوء کے

ساتھ وہ فرض نمازاور نوافل ادا کریگی اور قرآن مجید کی تلاوت بھی اوراس کے علاوہ اس کے لیے جو مباح کام ہیں وہ سر انجام دے جیسا کہ اہل علم نے مسلسل پیشاب آنے کی بیماری میں بتلا شخص کے متعلق بھی اسی طرح کہا ہے.

طہارت کے اعتبار سے اس سائل مادے کا حکم تو یہ ہے کہ وہ طاہر ہے نہ تو وہ بدن کو نجس کریگا اور نہ ہی لباس کو.

لیکن وضوء کے اعتبار سے اس کا حکم یہ ہے کہ وہ ناقض وضوء ہے لیکن اگر سائل مادہ مسلسل خارج ہوتا رہے تو پھر وضوء نہیں ٹوٹتا لیکن عورت نماز کا وقت شروع ہونے سے قبل وضوء نہ کرے، اوراسے لنگوٹ وغیرہ باندھ کر رکھنا چاہیے.

لیکن اگر یہ مادہ کبھی کبھار آتا ہو اوراس کی عادت ہو کہ نماز کے اوقات میں رک جائے تو پھر اسے نماز اس وقت تک موخر کردینی چاہیے حتی کہ مادہ آنا رک جائے، لیکن اگر نماز کا وقت نکلنے کا خدشہ ہو تو پھر لنگوٹ باندھ کر وضوء کرکے نماز ادا کرلے، اور مادہ کم یا زیادہ آنے میں کوئی فرق نہیں، کیونکہ تھوڑا آئے یا زیادہ وہ سبلین میں سے ایک سے خارج ہورہا ہے تو اس طرح اس کا قلیل یا کثیر ہونا ناقض وضوء ہوگا.

لیکن بعض عورتوں کا یہ اعتقاد رکھنا کہ اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا اس کی میرے علم میں تو کوئی اصل اور دلیل نہیں، صرف ابن حزم رحمہ اللہ کا قول ہے کہ:

اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا، لیکن انہوں نے بھی اس کی کوئی دلیل بیان نہیں کی، اوراگر ان کے پاس کتاب وسنت یا صحابہ کے اقوال میں سے کوئی دلیل ہوتی تو یہ حجت تھی.

عورت کو اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنی طہارت و پاکیزگی کا خیال رکھنا چاہیے، کیونکہ بغیر طہارت و پاکیزگی کے نماز قبول ہی نہیں ہوتی چاہیے سو بار بھی نماز کرلی جائے، بلکہ بعض علماء کرام تو یہ کہتے ہیں کہ:

"طہارت کے بغیر بے وضوء نماز ادا کرنے والا شخص کافر ہوجاتا ہے، کیونکہ یہ اللہ تعالی کے احکام و آیات کے ساتھ استہزاء اورمذاق ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (1/284-286).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (7776) اور (13948) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.